زندگی میرے پیروں سے لپٹ جائے گی

تنویر انجم

زندگی میرے پیروں سے لپٹ جائے گی

زندگی میرے پیروں سے لپٹ جائے گی

(نظمیں)

تنویر انجم

پیش خدمت ہے **کتب خانہ** گروپ کی طرف سے
ایک اور کتاب ۔
پیش نظر کتاب فیس بک گروپ کتب خانہ میں
بھی اپلوڈ کر دی گئی ہے 👇
https://www.facebook.com/groups/1144796425720955/?ref=share
میر ظہیر عباس روستمانی

تنویر انجم

زندگی میرے پیروں سے لپٹ جائے گی

(نظمیں)

پہلی اشاعت: 2010

زیرِ اہتمام
آج کی کتابیں

طباعت
ڈان پرنٹرز، کراچی

سٹی پریس بک شاپ
316، مدینہ سٹی مال، عبداللہ ہارون روڈ، صدر، کراچی 74400
فون: 35213916, 35650623 (92-21)
ای میل: ajmalkamal@gmail.com

ترتیب

زندگی میرے پیروں سے لپٹ جائے گی

کوئی ایسی لڑکی
جو اپنے نام کے ساتھ
میری طرح
باپ یا شوہر کا نام نہ لگاتی ہو
مجھے بچا لے گی
جیسے کہ نیلوفر الماس، نیلوفر عباس اور نیلوفر الیاس میں سے
نیلوفر الماس

پھرتیلی اور ہوشیار نیلوفر الماس
سودا سلف لانے میں
کھانا پکانے میں
استری کرنے میں

اور جوتے صاف کرنے میں
میرے ساتھ ساتھ رہ کر
مجھے نڈھال ہو کر گرنے سے روکے گی

ایک اچھی استاد، نیلوفر الماس
تمھارے بے کار فرسودہ باتیں کرنے والے اساتذہ کے برعکس
مجھے ایک کارآمد ہنر سکھا کر
زندہ رہنے کے قابل کر دے گی

جب تم گھر کی ویرانی سے بیزار ہو گے
میں نیلوفر الماس سے
جو ایک اچھی فوٹوگرافر اور اچھی پینٹر ہے
بہت سی تصویریں تیار کروا کے
ایک خالی گھر کی دیواریں سجاؤں گی

نیند نہ آنے پر
جب تم ویلیم کی ضرورت سے زیادہ گولیاں کھا کر
سونے کی کوشش کرو گے
ایک اچھی فنکار، نیلوفر الماس

مجھے آرام سے سلانے کے لیے
ایک خوبصورت ڈراما فوری طور پر تیار کرے گی

انسان نے ابھی مریخ پر جانا شروع نہیں کیا
ورنہ نیلوفر الماس کے لیے
یہ کوئی بڑی بات نہ ہوتی
کہ وہ خلابازی سیکھ کر
اس زمین کے بعد
مجھے مریخ کی بھی سیر کراتی
جبکہ تم اپنا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں خود لکھواتے

نیلوفر الماس ایک اچھی ڈاکٹر ہے
وہ میرے دل کے دورے کو
تمھارے دل کے دورے سے کم خطرناک بنا دے گی

نیلوفر الماس کو وکالت سے عشق ہے
اور منصفی سے بھی
وہ میرا مضبوط کیس صحیح طور پر پیش کر کے
اور انصاف کر کے

یہ ثابت کردے گی

کہ تمھارے خون میں شامل زہر کی مہلک مقدار

میرے خون میں زہر کی مقدار سے زیادہ ہونے میں

میرا قصور قطعی نہیں ہے

اور جب تم مجھے

دوسری دنیا سے آواز دو گے

تو نیلوفر الماس

میری اور اپنی رنگا رنگ زندگی کی خاطر

میرے پیروں سے لپٹ جائے گی

ایک ٹریپیز پر

ہم تین لڑکیاں
یا شاید چار
ایک ٹریپیز پر

ایک تماشے سے پہلے ہی پیچھے ہٹ گئی
یا شاید دو،
ایک بلندی سے گر کر پاش پاش ہوئی
یا شاید ایک سے زیادہ

اور میں آخری
ٹریپیز کے لیے
میں نے اپنی تربیت بہت خوب کی

میں نے خود کو سکھایا
نزدیک کی چیزوں کو دور کر دینا
دور کی چیزوں کو پاس لے آنا
اور سانس روک لینا

میں نے خود کو سکھایا
خود کو بھولنا
اور تماشائیوں کو بھی
اور اپنی بھوک کو
اور اپنی پیاس کو
اور اپنے جسم کو

میں نے خود کو سکھایا
ایک ٹریپیز پر کامیابی کے لیے
کم زندہ رہنا
اور شکریہ کہنا
تالیاں بجاتے تماشائیوں سے
اور دور کر دینا ان کی مایوسی
جو مجھے بلندی سے گرتا دیکھنے کی امید لے کر آئے تھے

مجھے اور میرے رومان کو زندہ چھوڑ دو

شاید میری طرح کسی اور کو بھی خوف ہو
کہ فرزانہ دھیرے دھیرے ہر کام کی ماہر بنتی جائے گی

فرزانہ شاید آج بھی اس قابل ہو
یا مستقبل میں کبھی ہو جائے
کہ ایک ڈاکو کو بھیج کر
میری جمع پونجی مجھ سے چھین لے
یا ایک کرائے کا قاتل میرے پیچھے لگا دے
یا کسی وکیل یا جج کو رشوت دے کر
مجھے مقدمے میں پھنسا دے
یا جیل بھجوا دے
یا پھانسی پر چڑھوا دے

مجھے حیرت ہے
فرزانہ اوروں کی دشمن کیوں نہیں
یا اور لوگ فرزانہ کی شکایتیں کرنے کے باوجود
اس کے دوست کیونکر ہیں
مجھے یقین ہے
یہ سب لوگ فرزانہ کی دشمنی سے ڈر کر
اس کے دوست ہیں

جیسے میں نے بیس سال تک
فرزانہ سے باتیں کیں
اسے خوش رکھنے کے لیے
اس کے ساتھ احمقانہ فلمیں دیکھیں
اس کے بیوقوف رشتہ داروں کی محفلوں میں گئی
اس کے ساتھ مل کر
اجنبی لوگوں کی دعوتوں کا اہتمام کیا

یہ سب ایک ڈراؤنے خواب کی طرح ہے
فرزانہ کہہ سکتی ہے
اور کہنے کا حق رکھتی ہے

کہ اس کے ہمراہ
جیتے جی خودکشی کے لیے
اس نے مجھے مجبور نہیں کیا
لیکن میرے نقطۂ نظر سے یہ سچ نہیں ہوگا

فرزانہ میرے اس جھوٹے دعوے کو
کبھی تسلیم نہیں کرے گی
کہ جب اس پر چاروں جانب سے دروازے بند ہوئے
تو میرے دروازے کا کھلنا
میری کمزوری نہیں تھا

کاش میرے اندر کبھی اتنی طاقت ہوتی
کہ میں نے فرزانہ کو اس کے کسی کمزور لمحے میں
مرنے دیا ہوتا
تو آج میں دہشت کے عالم میں
راتوں کو جاگتے
اپنا سر دیواروں سے نہ ٹکرا رہی ہوتی

لیکن شاید یہ بھی میری خوش فہمی ہے

کہ فرزانہ پر کبھی ایسا کوئی کمزور لمحہ آیا
یا فرزانہ سے ملنے سے پہلے بھی کبھی
میں اس قدر مضبوط اور باعزت تھی
کہ کسی اور کے ساتھ
جیتے جی خودکشی کی کوشش نہ کرتی

فرزانہ کے مشفقوں، دوستوں اور کارندوں کے
اس سے میل جول کا انداز دیکھ کر
کوئی سمجھے گا
فرزانہ ان سب کے لمحے لمحے پر قابض بیٹھی ہے
یا ان کے اندر سے باہر نکلی ہے

میں فرزانہ سے
ایک ناممکن، چھوٹی سی بات سننے کے لیے
اسے منھ مانگی قیمت دے دوں گی
کہ جاؤ رومانہ،
میں نے تمھیں اور تمھارے رومان کو
دور مرنے کے لیے
زندہ چھوڑ دیا

تنہائی کی بے ایمان چیمپئن

وہ برج، رمی اور سولیٹیئر
ایک جیسی دلچسپی سے کھیلتی نظر آتی ہے
لیکن دراصل اسے سب سے زیادہ دلچسپی
سولیٹیئر سے ہے
یہ بات وہ برج اور رمی کھیلنے والوں سے چھپا لیتی ہے
اور انھیں دیکھتے ہی
سولیٹیئر کا کھیل اٹھا لیتی ہے

شاید سولیٹیئر سے اس کی زیادہ دلچسپی اس وجہ سے ہے
کہ اس نے یہ کھیل کچھ ہی عرصہ پہلے سیکھا ہے
جبکہ برج اور رمی کھیلتے عمر گزاری ہے

اس نے سولیٹیئر ایک ایسے شخص سے سیکھا ہے
جس نے اس سے ہمیشہ سچا پیار کیا
اور جسے اس نے خود بھی دل و جان سے چاہا

اس کی نظر میں
سولیٹیئر کھیلنا بہت سے پیچیدہ مشغلوں سے بہتر ہے

سولیٹیئر کھیلنا کتاب پڑھنے سے بہتر ہے
اسے نیند آ جانے پر ختم کیا جا سکتا ہے

سولیٹیئر کھیلنا فلم دیکھنے سے بہتر ہے
اس میں فلم کو آگے پیچھے کرنے کے فیصلوں کی زحمت نہیں

سولیٹیئر کھیلنا کوئی بیہودہ فینٹسی سوچنے سے بہتر ہے
اس میں کلائمکس کے بعد کی وحشت نہیں

ایک سمجھدار پیارا بچہ اسے لطیفہ سناتا ہے
ڈاکٹر مریض سے: آپ کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟
مریض ڈاکٹر سے: میں سولیٹیئر کا چیمپئن ہوں

وہ اس لطیفے پر، بور ہونے کے باوجود
ہنس کر دکھاتی ہے
اور سولیٹیئر کھیلنا جاری رکھتی ہے

وہ کسی سے نہیں کہتی
کہ سولیٹیئر میں زندگی کے برخلاف
اچھی بات یہ ہے
کہ ایک نامعلوم، غیر مرئی دشمن کے ساتھ
مکمل طور پر قسمت پر منحصر
تنہا بے معنی، لاحاصل مقابلے میں
اسے بے ایمانی سے
کوئی روک نہیں سکتا

خوش قسمتی کا شگن

خوش قسمتی کا شگن
اپنے نومولود کے ہاتھ پر رکھیے
کیا کیا چھپا ہے آپ کی الماری میں

ایک گہری خاموشی
بیش بہا غم
بے تحاشا آنسو
کھویا ہوا دل
مرنے کی تمنا

یا اک دیوانہ غصہ
بپھری ہوئی لہریں

آگ بھری بارش
تیز دھاری خنجر
دشمنوں کے سر

یا بھاگا ہوا وقت
ہاتھوں سے گری خوشبو
خوابوں کے انگارے
کھوئے ہوئے رستے
زنگ آلود درانتی

بے کار جگہ گھیرے
یہ سارا خزانہ کام کا نہیں
خوش قسمتی کا شگن
اپنے نومولود کے ہاتھ کے لیے
کہیں سے لایئے
اپنی خاک میں بے اندازہ خوشی
یا کئی لاکھ ڈالر

کچھ انتظار کرلو

یہ تھوڑا مشکل ہے
پر ہاتھ کو اٹھاؤ
آنکھوں تک لے جاؤ
اور آنسو پونچھ لو

دل کے درد کو
کم کرنے کے لیے
کچھ تیاری کرو
سب سے اچھے کپڑے پہن کر دیکھو
کچھ میک اپ کرو
گھر سے باہر نکلو
لوگوں سے ملو

اور کچھ بے کار کی باتیں کر کے دیکھو
یا تنہا ہوٹل میں
سب سے اچھی ڈش پر
سارے باقی پیسے خرچ کر کے دیکھو
پھر جب گھر کو لوٹو
اور اکیلے بیٹھو
تو ہاتھ کو اٹھاؤ
آنکھوں تک لے جاؤ
اور آنسو پونچھ لو

یا تھوڑا ٹھہر جاؤ
دل کے درد کو
کم کرنے کے لیے
آنسو بہنے دو
کچھ انتظار کر لو
بیس برس تک
پھر ہاتھ کو اٹھاؤ
آنکھوں تک لے جاؤ
اور آنسو پونچھ لو

کیچڑ میں لت پت دلوں کے کیڑے

جب کل چھٹی ہو گی
وہ نہیں آئے گی
جس نے دیکھے ہیں
میرے بہتے آنسو
میرا گرتا جسم
کیچڑ میں لت پت
میرے دل کا کیڑا

جس نے کوشش کی ہے
اپنے ہاتھوں میں میرے آنسو لے کر
مجھے پکڑنے کی
مرنے کے قریب

دل کے کپڑے کو
ہنرمندی سے زندہ کرنے کی

جب کل چھٹی ہو گی
وہ نہیں آئے گی
اور مصروف رہے گی، اپنے کاموں میں
رخساروں سے اوپر آنسوؤں کو، بو کے
خاموشی کے ساتھ اپنا جسم تھامے
اور ہنرمندی سے
اپنے دل کا کپڑا کیچڑ سے بچائے

وہ ہمیں رلا سکتا ہے

دس سال کے صاف ستھرے بلو کو کوئی نہیں دیکھتا
مگر وہ کبھی کبھی ہمیں رلا سکتا ہے
ایک روپے میں

ایک روپیہ اب کچھ خریدنے کے قابل نہیں رہا
اور کاغذ کے نوٹ سے پیتل کے سکّوں میں
تبدیل ہو رہا ہے

سات ارب ڈالر کا نیا امریکی خلائی اسٹیشن
ایٹمی اور غیر ایٹمی ہتھیاروں پر دولت کا ضیاع
غیر ملکی قرضوں
بینکوں میں قرضوں کے معافی ناموں

اور اسی طرح کی ہزاروں بدعنوانیوں نے
ایک روپے کو بالکل بے کار کر دیا
اور سگنلوں پر بھکاریوں نے
دو روپے کے نوٹ کی توقع شروع کر دی

برگر، سینڈوچ، سموسے اور چائے سرو کرنے کے لیے
بلّو کی بیگار کیا ہے؟
ہم نے کبھی جاننے کی کوشش نہیں کی
ہمارے اپنے مسائل کچھ کم نہیں
ہمیں تو ایک نوجوان کو
بزنس مینجمنٹ کی ایک امریکی کتاب پڑھوانے کے لیے
کئی ہزار روپے ادا کرنے ہوتے ہیں
اور ایسی ہی بہت سی دیگر ادائیگیاں
جو ہمیں ایک تگ و دو میں مصروف رکھتی ہیں

ہم شاموں کو عام طور پر وہاں چائے پیتے ہیں
جہاں ایک پیالی چالیس روپے کی ملتی ہے
مگر لنچ سے پہلے بلّو کے مالک کی کینٹین میں
چار روپے میں

بلّو پر شاید اس کے مالک نے پابندی لگائی ہو
یا اس کے والدین نے سکھایا ہو
یا یہ اس کی فطری خودداری ہو
وجہ کچھ بھی ہو
مگر پانچ روپے کے نوٹ سے بچا ہوا ایک روپیہ
جو ہم اپنی نرم دلی کے باعث
اسے ضرور دینا چاہتے ہیں
وہ بہ اصرار واپس کر کے
ہمیں بے اختیار رُلا سکتا ہے

بین، مشیل اور پولین کے ساتھ برائے نام زندگی

افسوس کہ بین، مشیل اور پولین کے ساتھ
حسبِ معمول
بہت سارا وقت آج بھی ضائع ہو گیا

اور حسبِ معمول
بہت سارا وقت
ان سے دوبارہ کبھی نہ ملنے کا عہد کرتے گزرا

تباہی کے پیغامبر
بین، مشیل اور پولین
اپنے چہرے اپنے حصے کے پتوں میں چھپائے
مجھے حکم کی ملکہ کا مکمل تابعدار بنا دینے کے لیے

ایک کھڑکی کھلنے کے انتظار میں
بیٹھے رہتے ہیں

زندگی کے بہت سے اتفاقات پر افسوس کے ساتھ
میں بین، مشیل اور پولین کو جاننے کے اتفاق پر بھی
افسوس کرتی رہتی ہوں

بین، مشیل اور پولین مجھے نہ ملے ہوتے
تو میری زندگی میں شاید کچھ اچھی باتیں ہوتیں
جیسے کہ مستقل ڈائٹنگ اور ورزشیں
کسی کاروبار میں مالی فائدے
جنسی تجربات سے بھری ہوئی راتیں
حالتِ جنوں میں لکھی گئی لازوال تحریریں
یا کم از کم
ذہنی یکسوئی سے حاصل کردہ کوئی جاندار فینٹسی
بین، مشیل اور پولین کے ساتھ زندگی برائے نام ہے

بین، مشیل اور پولین کا جادوئی شکنجہ
میرے ذہن پر تنگ ہوتا جاتا ہے

جہاں حکم کی ملکہ ہر کام کو
نامکمل یا اوسط درجے کا بنانے کے لیے
موجود رہتی ہے

بین، مشیل اور پولین کے خالق کو
برا بھلا کہتے
میں نے انھیں ختم کرنے کی کوشش میں
بار بار ری سائیکلنگ بن میں پھینکا ہے
مگر کسی بیک اپ نظام کے تحت
وہ غائب ہونے کے بجائے
کئی کھڑکیاں پیچھے جا کر چھپ جاتے ہیں

اور پھر تنہا بیزار دنوں کے
یا ویران بیدار راتوں کے
کسی حصے میں
میں ساری کھڑکیوں کی رکاوٹیں عبور کر کے
انھیں اپنے سامنے گھسیٹ لاتی ہوں
میرے غموں کے ہمیشہ دستیاب، آسان مسیحا
بین، مشیل اور پولین

نئے رنگ کا کیڑا

نئے سیب کے باغ میں نئے رنگ کا کیڑا
دھیرے دھیرے سیب سے باہر آتا ہے
اور میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مسکراتا ہے

نئے سیب کے باغ میں
سارے پھلوں کو کھوکھلا کر دینے کا عزم لیے ہوئے
نئے رنگ کا کیڑا اس بات پر شادمان ہے
کہ اب اس کی شناخت کے لیے
مجھے دور دور سفر کرنا ہوگا
اور اس کی موت کے سامان کے لیے
ایک نئی دنیا دریافت کرنا ہوگی

نئے سیب کے باغ کا نئے رنگ کا کیڑا
پرانے باغوں کو کیڑوں کی طرح
جب چاہے اپنی رنگت تبدیل کر سکتا ہے
اور جب چاہے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو سکتا ہے

نئے رنگ کا کیڑا
بس میرے سامنے
ہمیشہ اپنے اصلی روپ میں ہنستا رہتا ہے
شاید میرے پرانے تباہ شدہ باغوں کی کہانی جان کر

نئے سیب کے باغ کا
نئے رنگ کا کیڑا
اپنی اور میری جنگ کے آغاز سے پہلے ہی
اپنے آپ کو فاتح قرار دیتا ہے
اور نئے سیب کے باغ کے نئے پھلوں میں
اندر چھپ جاتا ہے

نیا سیب کا باغ
میری آخری پناہ

لال بیگوں کا ایک اہم فیصلہ

لال بیگوں کی سلطنت کی نوخیز شہزادی میلوینا نے
جب برباد شدہ ہمسایہ ملک کے خوبرو شہزادے فونسیکا کو دیکھا
تو اپنے بچپن کے منگیتر کو بھول کر دل دے بیٹھی

انتقام کی آگ میں جلتے ہوئے
فنِ حرب میں طاق
خوبرو شہزادے فونسیکا کی زبانی
میلوینا نے انسان سے اس کی جنگ کی ہولناک داستان سنی
جس میں فونسیکا کے علاوہ
اس کے ملک کا ایک فرد بھی زندہ نہیں بچا

میلوینا نے شکر ادا کیا

اور فونسیکا کو بھی اطمینان دلایا

کہ ان کے ملک کا

ڈپریشن کی گولیاں کھا کر سوئے ہوئے

محبت میں ناکام انسان سے

امن کا معاہدہ ہے

اس شرط پر کہ وہ رات کے علاوہ باہر نہ نکلیں گے

لیکن فونسیکا نے یقین نہیں کیا

وہ انسان جیسی وحشی مخلوق پر

اپنا اعتبار کھو چکا تھا

میلوینا، فونسیکا کے اطمینان کے لیے

اسے ملک کے سب سے بڑے بزرگ شاہی نجومی کے پاس لے گئی

لیکن شاہی نجومی نے

اس کی توقع کے برخلاف وہ کچھ بتایا

جس پر میلوینا کا دل کانپ اٹھا

اور فونسیکا کے انتقام کی آگ اور بھڑک اٹھی

شاہی نجومی نے بتایا

کہ انسان سے امن کا معاہدہ

اہلِ اقتدار کا اپنے مفادات کے لیے پروپیگنڈا ہے
اور ملکی سلامتی کے مسئلے سے ایسی غفلت
جسے آنے والی نسلیں کبھی معاف نہیں کریں گی
شاہی نجومی نے شہزادی میلوینا کو
فونسیکا سے شادی کا مشورہ دیا
جو اس کے سیدھے سادھے منگیتر کے مقابلے میں
زیادہ جنگجو تھا
اور جلد سے جلد نسلیں بڑھانے کی صلاحیت رکھتا تھا
جو اُن کی فی الحال سب سے بڑی ضرورت تھی

میلوینا نے عام مخالفت کے باوجود
شاہی نجومی کے مشورے پر عمل کیا
اور جب نئی محبت نے انسان کو جگایا
تو وہی سب کچھ ہوا
جس کی نجومی نے پیش گوئی کی تھی
جنگجو فونسیکا اپنے نئے وطن کو بھی بچا نہیں سکا
لیکن ہر طرف پھیلی موت سے
اپنی میلوینا کو بچا لے گیا
ایک نئی اور نامعلوم سرزمین کی جانب

میلوینا اور فونسیکا نے ہزاروں بچے پیدا کیے
اور ایک اجنبی سرزمین میں
ایک نئی سلطنت کی بنیاد رکھی
دونوں نے ایک اور اہم فیصلہ کیا
کہ وہ اپنی رعایا سے جھوٹ نہیں بولیں گے
اور اپنے سب سے بڑے دشمن انسان کے خلاف
بچے بچے کو ابتدا ہی سے تربیت دیں گے

شکر دان کو کیونکر محفوظ رکھا جائے

شکر دان کو چیونٹیوں کے قبضے سے آزاد کرنے کے لیے
پہلے شکر دان کے گرد
کیڑے مارنے والی
جادوئی چاک سے
ایک بڑا سا دائرہ کھینچ لیا جائے

پھر شکر دان کو کھول کر
ایک چمچے سے
شکر کو تھوڑا سا یوں ہلایا جائے
کہ چیونٹیاں گھبرا کر
شکر دان سے بھاگیں
خیال رکھا جائے

کہ کوئی چیونٹی شکر کے اندر دفن نہ ہو
بھاگتی ہوئی چیونٹیوں کی
جتنی ممکن ہو اتنی تعداد کو
ہاتھوں یا پیروں سے مسل دیا جائے

تھوڑی بہت چیونٹیاں
جو مسلے جانے کی موت سے نکل بھاگیں گی
وہ جادوئی چاک کے
زہریلے اثر سے
تھوڑی دیر کے بعد
زیادہ بری موت مریں گی

پھر شکر دان کو اٹھا کر
اور اچھی طرح ڈھک کر
اب کی دفعہ پہلے سے زیادہ محفوظ جگہ رکھیں
اور چیونٹیوں کی لاشیں
اور زہریلی چاک کا دائرہ
ایک گیلے اور ایک سوکھے کپڑے سے
اچھی طرح صاف کریں

چیونٹیوں کی فوج کو
ہاتھوں یا پیروں سے مسل کر
اور جادوئی چاک سے
آسانی سے ہلاک کیا جاسکتا ہے
تو ان کے چاروں طرف
مٹی کا تیل چھڑک کر
آگ میں جلانے کا عمل
وقت کا غیر ضروری زیاں ہے
اور زیادہ مشکل اور خطرناک ہے

یہ ضروری نہیں ہے
کہ آگ کی زیادہ دہشتناک موت
چیونٹیوں کی اجتماعی یادداشت میں
زیادہ لمبے عرصے باقی رہ جائے

ایک تیز گیند کے پیچھے بھاگتے ہوئے

ستاون سال کی عمر میں کرکٹ کھیلنے والے لوگ
انتخاب اعظم کی طرح
ایک پاگل بیوی
اور ایک پاگل بیٹی کے ہوتے ہوئے بھی
خود پاگل نظر آنے سے بچ سکتے ہیں
اور اگر ان کا نام
اتفاق سے
انتخاب اعظم ہو
تو معصوم بچوں کو حیران کرنے کے لیے
مذاقاً کہہ سکتے ہیں
کہ وہ انتخاب عالم ہیں

ستاون سال کی عمر میں کرکٹ کھیلنے والوں کو
شطرنج بھی آتی ہے
اور کیچ چھوٹ جانے کا افسوس کرتے ہوئے
وہ ایک پورا دن
شطرنج کھیلنے میں گزار سکتے ہیں

وہ اپنے آپ کو
تین سال کی دوری پر نازل ہونے والے
ریٹائرمنٹ کے خوف اور حساب کتاب سے
آزاد رکھ سکتے ہیں۔
اور صرف اپنی وکٹ گرنے کا افسوس کرتے ہیں

وہ اس عمر کے دوسرے لوگوں کی طرح
اپنی بیماریوں کا تذکرہ کرنے کے بجائے
انھیں چھپاتے ہیں
اور نوجوان لوگوں میں
چوکے اور چھکے لگائے بغیر بھی
مقبول رہتے ہیں

ستاون سال کی عمر میں کرکٹ کھیلنے والے لوگ
انتخاب اعظم کی طرح
ایک ہاتھوں کو چھو کر نکل جانے والی
تیز گیند کے پیچھے بھاگتے ہوئے
اچانک گر کر
ایک آسان موت
حاصل کر سکتے ہیں

وہ گیند جو کبھی اٹھائی نہیں گئی

وہ گیند جو کبھی اٹھائی نہیں گئی
اور باؤنڈری لائن کے باہر پڑی رہ گئی
اپنی تیزی پر افسوس کرتی ہو گی

اس شریر تیز گیند نے
ایک باہمت شخص کو
تیز بھگا کر
ہارٹ فیل کرا دیا اور مار دیا

اس بیوقوف گیند پر
بڑھنے والے نمبر
اسکور بورڈ پر نہیں لکھے گئے

گیند کو سزا ملی
اسے شامل کیے بغیر
میچ کو ختم قرار دیا گیا

اپنی حرکت پر پچھتاتی ہوئی گیند
لمبی باؤنڈری لائن کے ایک کونے میں پڑی
سوچا کرے گی
اس کا کیا قصور تھا
اسے بلّا تھامے ہوئے ہاتھوں نے
تیز پھینکا تھا

بے کار پڑی گیند
پچھتایا کرے گی
کاش وہ بلّے سے بچ کر نکل جاتی
اس سے تو بہتر تھا، وہ وکٹ گرا دیتی
یا کیچ بن جاتی

گیند کی ممکنہ تباہی کا خیال کیے بغیر
ایک ایک کر کے

روتے ہوئے سب کھلاڑیوں کی رخصتی کے بعد
رات ہوجائے گی
اور فراموش کردہ سزا یافتہ گیند
وسیع میدان کی بھیانک رات میں
تنہا پڑی ہوئی
کانپتی رہے گی
اور کھلاڑیوں کے ہاتھوں سے محروم
گزرتے ماہ و سال کے ظلم سہے گی

ایک راز راز نہیں رکھا گیا

سید طاہر احمد نے یہ راز راز نہیں رکھا
کہ اس نے اپنی نئی نویلی خوبصورت دلہن کو
طلاق کیوں دی

ساری پسندیدہ صفات رکھنے والے
سید طاہر احمد نے
اب شادی کے لیے
لڑکی میں صفات کی شرائط بدل دی ہیں

امریکہ پلٹ سید طاہر احمد کی والدہ اور بہنوں نے
اسے اطمینان دلایا ہے
وہ جیسی لڑکی چاہے گا

وہ دوبارہ ویسی ہی ڈھونڈ لائیں گی

مرحوم والد صاحب کا شاندار بزنس
شاندار طرح سے سنبھالنے کے لیے
ہوشیار سید طاہر احمد
بنکاک اور سنگاپور جاتا رہتا ہے
اور ایڈز پر مضامین جمع کرتا ہے

سید طاہر احمد نے قریبی دوستوں اور رشتہ داروں کو
اپنی دس دن کی دلہن سے علیحدگی کا سبب مجبوراً بتایا
اسے خوف تھا
وہ اس کے بجائے
اس کی خوبصورت، خوش مزاج، ہر دلعزیز
پارٹیوں کی جان
ڈاکٹر بیوی کے طرفدار نہ بن جائیں

سید طاہر احمد نے
پرعزم اور پرسکون لہجے میں
ایک قریبی رشتہ دار کو بتایا

وہ بنا اس کی رضامندی جانے
بنا اس کی اجازت
اور سیکس پر مائل بے باک لڑکی کو
برداشت نہیں کرے گا

غریب نگرانوں کا اک سنگین مذاق

رنجیت، رچرڈ اور صلاح الدین
جو ایک عظیم الشان زیرِ تعمیر عمارت کے نگراں تھے
تینوں مارے گئے
رنجیت اور رچرڈ نے
صلاح الدین سے
ایک سنگین مذاق کیا
اور ایک دوسرے کے ہاتھوں اپنی موت کو خود دعوت دی
صلاح الدین کے ساتھ
اس مذاق سے بہتر تھا
رنجیت اور رچرڈ صلاح الدین کو
انسان کا گوشت کھلا دیتے

رنجیت اور رچرڈ کمزور نہیں تھے
مگر صلاح الدین کے جنون کے آگے ٹھہر نہیں سکے
اور زیرِ تعمیر عمارت کی چھت سے
نیچے گرا دیے گئے

رنجیت، رچرڈ اور صلاح الدین کی کہانی پر
ہم تین ڈاکوؤں کی وہ کہانی یاد کر سکتے ہیں
جس میں لوٹے ہوئے سونے کو حاصل کرنے کے لیے
دو ڈاکوؤں نے
کھانا لانے والے اپنے ساتھی ڈاکو کو مل کر مار دیا
اور پھر زہریلے کھانے سے خود ہلاک ہو گئے
بے کار پڑا سونا ایک سپہ سالار کو ملا

لیکن رنجیت، رچرڈ اور صلاح الدین
نہ تو ڈاکو تھے
اور نہ سپہ سالار
رنجیت، رچرڈ اور صلاح الدین
محض اک زیرِ تعمیر عمارت کے غریب نگران تھے
اور ان کے درمیان

نہ کوئی سونا تھا اور نہ کوئی سلطنت
صرف اک ادھ بنی عمارت تھی
جس پر محنت کرنا
اور جس کی حفاظت کرنا
ان کی مشترکہ ذمہ داری تھی

کہا جا سکتا ہے
رنجیت، رچرڈ اور صلاح الدین نے
ایک دوسرے کو مارتے ہوئے
اپنی ذمہ داری سے لاپرواہی کی
لیکن موت کے بعد
انھیں اس کی سزا نہیں دی جا سکتی تھی

رنجیت، رچرڈ اور صلاح الدین کا
دن رات کا ساتھ تھا
اور بس ایک واحد اختلاف
کہ پیٹ بھرنے کے لیے
کون سے جاندار کو ہلاک کیا جائے

یہ کوئی دشمنی تھی

انتقام کی کوشش

اذیت پسندی

یا محض ایک مذاق

رنجیت، رچرڈ اور صلاح الدین کے

بلندیوں سے نیچے گر جانے کے بعد

کسی کو خبر نہیں

کہ رنجیت اور رچرڈ نے

دھوکا دے کر

صلاح الدین کو سؤر کا گوشت کیوں کھلایا

پورنو فلموں کی تاریخ میں ایک نیا موڑ

پورٹ آف اسپین میں
سڑکوں پر رہنے والے بچے
اپنے آپ کو
ایک قابلِ قبول قیمت پر فروخت کر دینے کے بعد
ان کی ملکیت بنے
جنھوں نے پورنو فلموں میں
ایک نئے رجحان کو متعارف کروایا ہے

سڑکوں کو اپنا گھر کبھی نہ ماننے والے بچوں نے
پورٹ آف اسپین سے
ہالی وڈ کی جانب
اپنے مالکوں کے ہمراہ

غیر قانونی طور پر سفر کرتے ہوئے
اپنے جسموں کے ساتھ
ایک دولت مند سرزمین کا خواب
فروخت نہیں کیا

سڑکوں کی بے رحمی برداشت کیے ہوئے
بچوں کے بدن
ہالی وڈ میں پورنو فلموں کے نئے مقبول رجحان کے لیے
استعمال کا بوجھ
شاید برداشت کرلیں
ایک ہزار ڈالر میں بکے ہوئے بدن سے
مکمل ہونے والی مقبول پورنو فلم کی کاپی
پوشیدہ طور پر
خصوصی ڈاک کے ذریعے
ایک ہزار ڈالر میں حاصل کی جاسکے گی
پورنو فلموں کے نئے رجحان کی مقبولیت کے باعث
ہر فلم کی ایک لاکھ کاپیاں
پہلے سے تیار رکھی جائیں گی

اور اگر پورنو فلم کے انجام کے لیے
ایک بچے کے شیر کے پنجرے میں گر جانے
اور شیر کے ایک بدن کو پھاڑ کر کھا جانے کے
دلچسپ منظر سے زیادہ دلچسپ
کوئی اور منظر ڈھونڈ لیا گیا
تو یہ بھی ممکن ہوگا
کہ پورٹ آف اسپین کی سڑکوں سے آیا ہوا
کوئی غیر قانونی طور پر بسنے واا بچہ
ہالی وڈ کی خوابناک سرزمین کی
کسی سڑک پر
کبھی نظر آ جائے

عظیم شاہراہ

شمال سے جنوب کی
اور جنوب سے شمال کی سمت جانے والی
اور شہر کو مشرقی اور مغربی حصوں میں تقسیم کرنے والی
عظیم شاہراہ: آئی-35
خطِ استوا، خطِ سرطان اور خطِ جدی کی طرح تخیلاتی نہیں

بہت دور کسی ریاست سے شروع ہونے والی
اور بڑی بڑی ریاستوں کو ملا دینے والی
عظیم شاہراہ آئی-35
خاص طور پر شہر کی تقسیم کے لیے
نہیں بنائی گئی

عظیم شاہراہ آئی-35 کی تعمیر کے طویل عرصے بعد
شہر ایک تقسیم شدہ حالت میں
آئی-35 کے دونوں اطراف بسایا گیا ہے

شہر کے دونوں حصوں میں
بسنے والے لوگ
عظیم شاہراہ آئی-35 کو
گاڑیوں کی تیز رفتاری کے باعث
پیدل چلتے ہوئے پار نہیں کر سکتے
عظیم شاہراہ آئی-35 کے دونوں اطراف شہر میں بسنے والے لوگ
خوراک سے لے کر جذبات تک میں
خود کفیل ہیں
اور آئی-35 کو پار کیے بغیر
سالہا سال زندہ رہ سکتے ہیں
وہ ایک دوسرے کے بغیر
اتنے عرصے تک زندہ رہ سکتے ہیں
کہ نسلیں اور رہن سہن کے انداز بدل جائیں
اور ان کے ایک دوسرے کے لیے
اچھے خیالات اور اچھے جذبات

باقی نہ رہیں
اور وہ عظیم شاہراہ آئی-35 کو استعمال کرتے ہوئے
انتہائی شمال یا انتہائی جنوب کی
کسی ریاست میں
ایک دوسرے سے ملیں
تو یہ کبھی نہ جانیں
کہ تھوڑی دیر پہلے تک
ان کے درمیان
صرف ایک آئی-35 کی آٹھ گاڑیوں کی چوڑائی کا فاصلہ رہا تھا

عظیم شاہراہ آئی-35
کئی صدی پرانے
لمبی مدت پر پھیلے
اور دنیا کو ایک گاؤں بنا دینے والے
شاہراہوں کی تعمیر کے عظیم منصوبے کا
معمولی حصہ ہے

محمود، ایاز اور دوسرے بچوں کی مشقتیں

سات سالہ ایاز

چھ سالہ ناسمجھ محمود سے

ایک زوردار ڈانٹ کھا کر

گھگھیا کر ہنسے گا

اور ٹیلیویژن پر

مائیکل جیکسن کے

نسل پرستوں اور یہودیوں کے خلاف

سیاہ فاموں کی سنگت میں

گائے ہوئے گیت کا نظارہ چھوڑ کر

ناشتے کی میز صاف کرے گا

سات سالہ ایاز کی صورت حال

آٹھ سالہ فیاض سے بہت بہتر ہے
جسے تین سال سے سات سال کی عمر تک
بہت زیادہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے
گاڑی صاف کرنے کا کپڑا ہاتھ میں رکھے بغیر بھی
سگنل پر رکنے والی گاڑیوں سے
بھیک ملا کرتی تھی
مگر اب نہیں ملتی

سات سالہ ایاز کی صورت حال
نو سالہ نیاز سے بھی بہتر ہے
جسے سڑکوں کی خراب حالت کی وجہ سے ہونے والے
گاڑیوں کے بے شمار پنکچروں کو
ٹھیک کرتے کرتے رات ہو جاتی ہے
اور ہر پنکچر ٹھیک کرنے میں مدد کے
تقریباً چار آنے کے حساب سے
دس روپے لے کر وہ خوش نہیں رہتا

سات سالہ ایاز کی صورت حال
دس سالہ شہناز سے بھی بہتر ہے

جو پہلے اپنی ماں کے ساتھ
گھر گھر برتن دھوتے ہوئے
اپنے آپ کو محفوظ محسوس کرتی تھی
لیکن اب ماں کے بیمار پڑ جانے کے بعد
چھوٹی بہن کے ساتھ
بھری بس میں لمبا سفر کرتے ہوئے
اور گھر گھر جاتے ہوئے ڈرتی ہے

سات سالہ ایاز کی صورت حال
امریکہ اور یورپ میں مقبول
پاکستانی قالین تیار کرنے والے
گیارہ سالہ اعجاز سے
اور اولمپک کھیلوں میں استعمال ہونے والی
فٹبالیں بنانے والے
بارہ سالہ شہباز سے بھی بہتر ہے
جنھیں انسانی حقوق کے کمیشن
اور ایمنسٹی انٹرنیشنل کی خاص عنایت کے باوجود
اپنی زندگی کے مقابلے میں
اپنا روزگار زیادہ عزیز ہے

سات سالہ ایاز کی صورت حال
تیرہ سالہ سورۂ یاسین بیچنے والے
نواز سے بھی بہتر ہے
جس کا شمار اب بچوں میں نہیں ہوتا
اور اگر بچوں کے لیے لازمی تعلیم کا قانون پاس بھی ہو جائے
تو اس کا اطلاق نواز پر نہ ہو گا

اور چھ سالہ محمود کی صورت حال
جداگانہ ہے
وہ مائیکل جیکسن کے گیت سننے کے بعد
اپنی ماں کی مرضی کے خلاف
پرائمری اسکول میں داخلے کی تیاری کرنے کے بجائے
ایاز کے ساتھ مونوپولی کھیلتے ہوئے
اسے دھاندلی سے ہرا کر
خود کو فاتحِ اعظم قرار دے گا

افسوس کہ وہ خود ہی مر گیا

افسوس کہ وہ
جس کو مجھے قتل کرنا تھا
خود ہی مر گیا

تاریخ وار ترتیب سے بنی ہوئی
میرے دشمنوں کی فہرست میں
اس کا نام سب سے پہلے تھا
حروفِ تہجی کے اعتبار سے بنی ہوئی فہرست میں
کہیں درمیان میں
اور شدتِ انتقام کے اعتبار سے
تیارہ کردہ فہرست میں
اس کا نام جگہیں بدلتا رہتا تھا

انسان کے اولین گناہ کی طرح
پہلے دشمن کا وار
نا قابلِ تلافی اور نا قابلِ معافی ہے

ساری دنیا کے ناکارہ لوگوں کو
میرا نام جاننے کی خوشی بخش کر
جس نے مجھے پامال کیا
وہ میرے ہاتھوں قتل ہوئے بغیر کہیں مر گیا

اگر اس سے میری دشمنی نہ ہوتی
تو بہت سے لوگ
جو دوستوں کی طرح ہیں
دشمنوں جیسے ہوتے
اس کی دشمنی نے
زندگی میں چیزوں کی، لوگوں کی اور واقعات کی ترتیب
ویسی نہ رہنے دی
جیسی کہ فطرتاً ہونا تھی
افسوس کہ اس کا مصیبت زدہ خاندان

اس قابل نہیں
کہ اس کی تباہی میری آگ بجھا سکے

اس کے دوست
ایک زمانہ ہوا
خود کو بری الذمہ قرار دے کر
مجھے اور اس سے میری دشمنی کو بھول چکے ہیں

افسوس کہ جس کو مار کر
مجھے اپنے اور اس کے درمیان
فاصلے کو مطلق بنانا تھا
اس کی موت پر
لوگوں نے مجھ سے افسوس کی توقع کی

ایک لمبی بزدلی کا ماتم کرتے ہوئے
دشمنوں کو دوستوں
اور دوستوں کو دشمنوں میں
گڈمڈ کرتے ہوئے
میرے ساتھ وہی ہوگا

جو سب کے ساتھ ہوتا ہے
میں کسی فہرست کو
حتمی قرار نہ دے پانے کا غم
ساتھ لے کر مروں گی

میں، شاہ زمان اور نیلوفر جبیں

دور باغات کے شہر میں رہنے والی
اور کسی شہر کو اپنا نہ سمجھنے والی
نیلوفر جبیں نے میرا دل لے لیا

بیس سال کی عمر میں
بارہ سال کی نظر آنے والی
نازک نیلوفر نے
شاہ زمان خان کا بھی دل لے لیا
جو سولہ سال کی عمر میں
خود کو بیس سالہ لڑکوں سے زیادہ عقلمند خیال کرتا ہے

بندوقوں کے شہر میں

نیلوفر سے دور
شاہ زمان اس کی یاد میں روتا رہتا ہے
اور ہزاروں روپے خرچ کر کے
ٹیلیفون پر گھنٹوں نیلوفر سے باتیں کرتا ہے

شاہ زمان نیلوفر سے دوری کا الزام
میری کمزوری پر
اور بندوقوں کے شہر سے میری بے جا دلچسپی پر لگاتے ہوئے
مجھ سے ناراض رہتا ہے
شاہ زمان کا کہنا ہے
اس نے باغات کے شہر میں خود کو دریافت کیا

بہت آسانی سے تھک جانے والی
نیلوفر جبیں کے مستقبل قریب میں بہت سے منصوبے ہیں
کسی اچھی یونیورسٹی سے مناسب سی ڈگری
جلد از جلد دس لاکھ ڈالر کا حصول
اور ایک شہر کی دریافت جسے وہ اپنا کہہ سکے
نیلوفر کا کہنا ہے
وہ بہت ثابت قدم ہے

سب کی تکلیف پر تڑپ اٹھنے والی
نرم دل نیلوفر مجھ سے کہتی ہے
اک ایسے شہر میں جسے وہ اپنا کہہ سکے
اپنا گھر بنا کر
وہ مجھے اپنے پاس سے جانے نہیں دے گی

نیلوفر کے اپنے گھر والوں
اور میرے اور شاہ زمان کے علاوہ بھی
بہت سے چاہنے والے ہیں
جیسے کہ مسز شوبھا ورما
جن کے ڈرائیونگ اسکول میں نیلوفر ڈرائیونگ سیکھنے گئی
مسز شوبھا ورما کو یقین ہے
پچھلے جنم میں نیلوفر جبیں ان کی بیٹی رہی تھی

دبلی، سانولی، لمبے بالوں والی
اور چیزوں کا بہت اچھا ذوق رکھنے والی
نیلوفر اور مجھ میں
بظاہر کوئی مماثلت نہیں

مگر اس نے میرے گلے میں بانہیں ڈال کر
پیار سے کہا
''میں بالکل آپ جیسی ہوں''
جس پر میں نے خوف زدہ ہو کر
اسے ڈانٹ دیا

میں نہیں چاہتی
میرے چھینے گئے شاہ زمان کی طرح
کوئی، کبھی، کہیں
اس کے شاہ زمان کو
اس سے چھین لے

بیوقوف رستم خوش کیوں ہوا؟

سبزی کی دکان کے قریب موڑ پر
کار سے اتر کر
ہم مرتبہ لوگوں کی طرح
خدا حافظ کہنے والا
بیوقوف رستم
اس قدر خوش کیوں ہوا؟

ترکاری کی دکان تک لمبا راستہ
پیدل طے کرنے کی تکلیف سے بچ جانے پر؟
کار کے سفر سے لطف اندوز ہونے پر؟
سجے سجائے بچوں کے برابر بیٹھنے پر؟
یا ہم مرتبہ لوگوں کی طرح

خدا حافظ کا جواب وصول کرنے پر؟

بہت زیادہ مسکراتے بیوقوف رستم نے
تھوڑی سی آسانی اور تھوڑی سی برابری کا
اپنا استحقاق محسوس نہ کرنے کا اظہار کر کے
چند لمحوں کے لیے
اپنے جیسے نوعمر لڑکوں کو بیزار
اور نرم دل بڑوں کو
دنیا میں موجود ناانصافی کے خیال سے
اداس کر دیا

رستم کے ہاتھ کی پکی ہوئی ترکاری کھانے کے بعد
اب اس کے بلا اجازت
اپنے لیے ترکاری نکال لینے پر
اسے ڈانٹتے ہوئے
اس کی مسکراہٹ یاد رکھی جائے گی

موت کے سودے میں تمھارا آخری دھوکا

تمھارے آخری دھوکے کو میں
تمھارے منھ پر دے ماروں
فریم کرا لوں
یا بوسیدہ کاغذات کی دراز میں رکھ دوں
یہ میں نے نہیں، میرے چاہنے والوں نے کہا
جنھوں نے مجھے تمھارے دھوکوں کی قبر میں
دھیرے دھیرے اترتے دیکھ لیا ہوگا

ایک زمانے میں تم بہت معصوم لگتی تھیں
یہ میں نے نہیں، اجنبی لوگوں نے کہا
جنھوں نے تمھیں وہ کتابیں تھامے اسکول جاتے دیکھ لیا ہوگا
جنھیں پٹخنے ہوئے تم مجھے ہسٹریا کی مریض نظر آئیں

تمھاری طلاق کی ذمہ دار تم نہیں، تمھارے ماں باپ اور بھائی ہیں
یہ میں نے نہیں، تمھارے سابقہ شوہر نے کہا
جس کے پیر دباتے ہوئے تم نے ہولے ہولے باتیں کی ہوں گی
ان گالیوں کو دینے سے پہلے
جن کو سنتے ہوئے، یہ سمجھ کر
کہ یہ کسی سامنے موجود شخص کے، یعنی میرے لیے ہیں،
میں کانپنے لگی

مجھے اور میرے بچوں کو گھر سے نکال کر
ہمارے گھر پر قبضہ تم نے نہیں، تمھارے بچوں نے کیا
یہ میں نے نہیں، تمھارے ہمدردوں نے کہا
جنھوں نے تمھیں اس سوتی جاگتی گڑیا کے لیے کبھی روتے دیکھا ہوگا
جسے بے زبان غیر بچوں سے چھینتے، چراتے میں نے تمھیں دیکھا

تم مجھے میری موت کی پوری قیمت دے دوگی
یہ میں نے نہیں، تمھارے وکیل نے کہا
جس نے اس سودے پر تمھارے دستخط کی گواہی دی ہوگی
جو تمھارے آخری دھوکے کا ثبوت بن کر

اپنے یا میرے انجام کے لیے

میرے ساتھ ہے

ننھی لڑکیوں کے تھالوں میں ناکامی

لال، پیلے، ہرے، سنہرے سیبوں کی زمین
ایک چالاک سیب کے بہکائے سے بنی

بلند پہاڑوں کی برفانی خزاؤں میں
سیبوں جیسے گالوں والی ننھی پریوں کو
آخری بچے ہوئے سیبوں نے پناہ دی

سب سے بڑی زبان کے پہلے حرف سے
بچوں نے سب سے پہلے
سیب لکھنا سیکھا

لڑکوں اور لڑکیوں نے

ایک سیب میں شراکت سے
محبت کے آغاز کی روایت کو اپنایا

ناراض بچوں کو
ان کی ماؤں نے
سیب سے بنے میٹھے کھانوں سے منایا

مرتبانوں میں
سیب کا مربہ
بے جائیداد مرنے والی بوڑھی عورتوں کی
کچھ عرصے کے لیے
یادگار بنا

سیب کی شراب نے
مرتے ہوئے رحم دل بادشاہوں کو دوبارہ زندہ کیا

نئے دریافت ہونے والے ملک کی فتح
''سیب کا بیج'' نامی
سیب کے باغات لگانے والے نے مکمل کی

مشرق اور مغرب کی
شمال اور جنوب کی
جانی پہچانی دنیا پر حکمرانوں جیسا
خوبصورت، رنگ برنگا، پسندیدہ سیب
پہاڑیوں پر دائروں میں بنے رستوں کی
سبز بہاروں میں
ہر میل پر کھڑی
ننھی لڑکیوں کے تھالوں میں سجا
سیاحوں کی تیز گزرتی گاڑیوں کی بے رخی کے سامنے
ایک بھکاری کی طرح ناکام ہو گیا

خاکسترِ آتش فشاں

دردانہ حفیظ کو
دردانہ کلیم بننے کا شوق ہوا

حفاظت سے رکھی گئی
دردانہ حفیظ کو
اچھا کلام کسی نے نہ سکھایا

بدکلام دردانہ حفیظ کی ایک ہی رٹ تھی
خوش کلامی یا بدکلامی کی کیا اہمیت
اصل اہم بات دل کی صفائی ہے

دردانہ کلیم کی زندگی ایک آگ تھی

اورزبان آگ برساتا ایک آتش فشاں

دردانہ حفیظ دردانہ کلیم بننے میں ناکام رہی
اوردردانہ حفیظ کوبھی بالکل کھودیا

دردانہ کلیم
قادرکلیم سے بدکلامی کرکے
ہمیشہ کے لیے محض دردانہ بن کر
ساری دنیا میں ذلیل ہوجاتی
اگرقادرکلیم
اپنی قدرت اوراچھے کلام سے
دردانہ کلیم کو
خطرناک پاگل قراردلاکر
اسے اوراُس کے خاکسترآتش فشاں کو
قیدنہ کرواتا

ہم تمھاری ذمہ داری ہیں

ہمارا بیٹا بگڑ گیا ہے
اسے پیار دو، اسے سنبھال لو
یہ تمھاری ذمہ داری ہے

ہمارے بہن بھائی بے سہارا ہیں
انھیں سہارا دو
انھیں اپنی غذا اور لباس میں شراکت دار بناؤ
یہ تمھاری ذمہ داری ہے

ہمارے ماں باپ عمر رسیدہ ہیں
خدمت گزار بنو
ان کی تیمارداری میں کوتاہی نہ کرو

یہ تمھاری ذمہ داری ہے

ہمارے بچے مستقبل کا سرمایہ ہیں
ان پر مکمل توجہ دو
ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں لاپروائی نہ کرو
یہ تمھاری ذمہ داری ہے

چاند، سورج، ستارے
ندی، دریا، سمندر
صحرا، میدان، کوہسار
پتے، پھول، درخت
لمبے لمبے سفر
بدلتے کمپیوٹر اور خلائی جہاز
اسلحے کی فیکٹریاں، کیڑے مار دوائیں
اور سب سے بڑھ کر میک اپ کا سامان
ہمیں تمھارے لیے کیا کیا دیکھنا ہے
اور کیا کیا کرنا ہے
ہمیں وقت اور سکون مہیا کرو
ہم بھی اپنی ذمہ داری خوب نبھائیں گے

رنگ، مذہب، زبان اور کوالٹی کنٹرول

تقریباً سیاہ فام گلنار فاطمہ نے
اپنے بچوں کو
کلّوں سے ڈرا دیا

گلنار فاطمہ نے بچوں کو واضح طور پر بتا دیا
سفید فام ہماری نسل سے برتر ہیں
اور ہم سیاہ فاموں سے

میک اپ کے سامان کی سب سے بڑی ملٹی نیشنل کمپنی میں
کوالٹی کنٹرولر کے عہدے پہ فائز
گلنار فاطمہ کے ہر کام میں
اعلیٰ کوالٹی کے آثار نمایاں ہیں

گلنار فاطمہ کو سب سے زیادہ نفرت ان لوگوں سے ہے
جنھوں نے کبھی اسے
اس کی سیاہی مائل رنگت کا احساس دلایا ہے
جیسے کہ اس کی گوری چٹی بہنیں
اور دوسری قریبی رشتہ دار لڑکیاں

گلنار فاطمہ نے معمولی باتوں پر
سب سے تعلقات ختم کر لیے ہیں

اعلیٰ کوالٹی کی چیزیں جمع کرنے والی
گلنار فاطمہ کا گھر
گوری چٹی بدذوق بہنوں کے گھروں سے
کہیں زیادہ خوبصورت ہے

گلنار فاطمہ کو اپنی ملازمت پر فخر ہے
اور میک اپ کے سامان کے مفت کوٹے سے
وہ کبھی کبھی ان لوگوں کو چھوٹے موٹے تحفے دلاتی ہے
جو اس پر رشک کا اظہار کرتے ہیں

اپنے وطن سے دور
''پاکیزہ''، ''دوشیزہ'' اور ''خواتین ڈائجسٹ''
بڑی لگن اور کوشش سے حاصل کر کے پڑھنے والی
گلنار فاطمہ کے خیالات
سفید فاموں سے دوستی کے بارے میں واضح نہیں ہیں

یہ اس لیے ہے
کہ وہ رومان پسند ہونے کے ساتھ ساتھ مذہبی بھی ہے
اور اس لیے بھی
کہ لگاتار کافی دیر تک
معیاری انگریزی میں گفتگو آسان نہیں ہے

پلاسٹک سرجری کے کسی نہ کسی ماہر سے
ہر مہینے ملاقات کرنے والی
گلنار فاطمہ کو
اگر اپنی سیاہی مائل رنگت کی وجہ سے
یا لوگوں سے تعلقات نباہنے سے انکار کی بنا پر طلاق ہو جائے
تو وہ غیر معیاری انگریزی بولنے والے

سفید فام ایلن سے دوستی کر سکتی ہے
جو اس کے کام کی کوالٹی کا مداح ہے
یا اپنے ہم مذہب سیاہ فام عبداللہ سے شادی
جو اس کی سیاہی مائل رنگت پر فدا ہے

رام داس کا کھانا اوپر پہنچانا

رام داس کا سیدہ زہرہ سے
اتفاقاً سیڑھیوں پہ ملنا
اور ان کا بریف کیس اور کھانا
اوپر آفس میں پہنچانا
کسی نے دیکھا یا نہیں
سیدہ زہرہ نے شاید غور کیا ہو

سیدہ زہرہ نے خوش لباس رام داس کو
کچھ دنوں تک وہ نہیں سمجھا
جو وہ درحقیقت تھا

سیدہ زہرہ نے رام داس کا

نام پوچھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی

سیدہ زہرہ نے شاید غور کیا ہو
رام داس کا ان سے سیڑھیوں پہ ملنا
اور ان کا بریف کیس اور کھانا
اوپر آفس میں پہنچانا
بہت سے لوگوں نے عجیب نظروں سے دیکھا

سیدہ زہرہ نے ایک دفعہ کے بعد
رام داس سے بریف کیس اور کھانا
اوپر آفس میں پہنچانے کی درخواست نہیں کی

اس کی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے
رام داس کی اپنی حیثیت سے بڑھ کر خوش لباسی
رام داس کے نام کا سیدہ زہرہ کو حادثاتی طور پر علم ہو جانا
سیدہ زہرہ کے آس پاس میزوں پر موجود لوگوں کی نگاہیں
سیدہ زہرہ کا وٹامنز لے کر وزن کے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے
کی ہمت دوبارہ حاصل کر لینا
یا رام داس جمعدار کا سیڑھیوں پر اتفاقاً پھر کبھی نہ ملنا

شہزادی کی آزادی

نیپال کی شہزادی فیشن ڈیزائنر یا ماڈل بننا چاہتی تھی
نیپال کی شہزادی کملا اگروال کو
کھٹمنڈو کے محلوں میں اپنا بچپن یاد نہیں تھا
اگر یاد بھی ہوتا
تو وہ ہرگز وہاں نہ جاتی
وہ فیشن ڈیزائنر یا ماڈل بننا چاہتی تھی

کملا اگروال کے پتا
نیپال کے بے دولت شہزادے
کمیش اگروال نے
نیپال سے بچنے کا
اور کملا اگروال کو تعلیم کی دنیا کا محفوظ ماحول فراہم کرنے کا

دوہرا مقصد حاصل کرنے کے لیے
دس سال میں پانچ بار شعبے بدل دیے
اور ڈاکٹریٹ کی تکمیل ملتوی کرتے رہے

مسز اگروال نے غلطی سے خریدا گیا بیف ساسیج
بیف کھانے والے محلے والوں کو تحفتاً بھیج دیا

بے بی کیئر سینٹر میں کام کرنے والی
مسز اگروال نے
شیر خوار بچوں سے باتیں کرتے ہوئے
کملا اگروال کے بچپن کے بارے میں ضرور سوچا ہوگا

دریا کے کنارے
ہائیک اینڈ بائیک ٹریل پر
مسز اگروال کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے
تیز واک کرتے ہوئے
کمیش اگروال کو
نیپال کے محلاتی باغات یاد آئے ہوں گے

کملا اگروال کے جوان ہونے پر
کمیش اگروال اور مسز اگروال نے
اپنی بیٹی کو
اس کی حیثیت کا احساس دلانے میں کمی نہیں کی

کملا اگروال کی
من موہنی صورت
متناسب فگر
تخلیقی سوچ
اور حد درجہ بے باکی کو دیکھتے ہوئے
لوگ کمیش اگروال اور مسز اگروال کے سامنے
تذکرہ کیے بغیر
صحیح طور پر یہی سمجھتے تھے
کہ وہ نہ صرف اچھی ماڈل بن سکتی ہے
بلکہ فیشن ڈیزائننگ میں بھی نام پیدا کر سکتی ہے

کملا اگروال
پندرہ سال کی عمر میں
بلا اجازت

اپنی پہلی ڈیٹ کا لطف لیتے ہوئے
گزرتی رات کو فراموش کر کے
ماڈل بن گئی

کمیش اگروال اور مسز اگروال کو اندازہ نہیں تھا
نیپال کی شہزادی کی آزادی
اتنی آسان تھی

ہم خود کو زندہ ثابت نہیں ہونے دیں گے

پاور آف اٹارنی دینے والے کے مرنے کے بعد
پاور آف اٹارنی باطل ہوتا ہے
آپ کو یہ شاید معلوم نہیں ہے

آپ ہم سے پاور آف اٹارنی لینے کے بعد
ہمیں قتل نہ کریں
بعد میں ہمیں زندہ ثابت کرنے کے لیے
آپ کے معاملات کی پیچیدگیاں بڑھ سکتی ہیں

ہمیں اختتام تک پہنچانے سے پہلے
اتنا سوچ لیں
آپ کے لیے پاور آف اٹارنی زیادہ اہم ہے

یا ہماری موت

ہم آپ کی اولاد ہیں
ہمیں بڑی محبت سے، بڑی محنت سے
ایک ایک انچ پروان چڑھانے والے
اپنے ہاتھوں کو
ہماری موت کے لیے استعمال نہ کریں
لاگت اور منافع کا تجزیہ کریں
ہماری زندگی پر جو آپ کی لاگت آئی ہے
وہ ہماری موت پر آپ کے منافع سے کہیں زیادہ ہے
ہم سے پاور آف اٹارنی حاصل کرنے کے بعد
اسے کہیں چھپا دیں
ہم آپ سے یہ دو کوڑی کا کاغذ
واپس نہیں مانگیں گے

ہم آپ کے بھائی ہیں
ہمارے ساتھ ساتھ
دنیا میں ترقی کے خواب دیکھنے کے بعد
ہمیں مارنے سے

آپ اپنے آدھے خوابوں کو ہمارے ساتھ مار دیں گے
آپ کے خوابوں کے جزیرے
خوابوں کے سمندر
خوابوں کے باغات
بدل گئے ہیں
اب یہ اس زمین پر نہیں، جہاں ہم رہتے ہیں
یا ہم اس زمین کے قابل نہیں ہیں
ہمیں اس زمین کے ایک کونے میں پڑا رہنے دیں
ہم خواب دیکھنے سے مکمل طور پر گریز کریں گے
اور زمین تو کیا ہے،
ہم اپنی زندگی کے سارے کاغذات آپ کو دے دیں گے
آپ مہربانی کریں
ہماری زندگی کا کاغذ دو ٹکڑے کرنے کے بجائے
کسی ٹوٹی ہوئی دراز میں رکھ دیں
اور ہمیں اپنی زندگی کے بوسیدہ کاغذات کے ساتھ
ایک ٹوٹی ہوئی دراز میں رہنے کے لیے
زندہ چھوڑ دیں

ہم آپ کے بزرگ ہیں

جن ہاتھوں کو ناکارہ سمجھ کر

آپ ان سے ایک آخری دستخط کرا کے

ہمیشہ کے لیے خاموش کر دینا چاہتے ہیں

وہ آپ کے ایک ایک لمحے کی داستان سنا سکتے ہیں

آپ ایک نئی داستان کے لیے پرواز پر آمادہ ہیں

اور اسے اپنی پرانی داستان سے جوڑنے کے بجائے

جدا کرنے پر اصرار کرتے ہیں

ایسا کرنے پر آپ اپنے آپ کو پہچان نہیں پائیں گے

اپنی پہچان کے لیے ہماری زندگی پر شرمندہ نہ ہوں

ہم کسی تعلق پر اصرار نہیں کریں گے

ہم آپ کو وہ دیں گے، جو آپ مانگیں گے

اپنی زندگی کا پاور آف اٹارنی

اسے کبھی مستقبل میں استعمال کرنے کے لیے کہیں رکھ چھوڑیں

اور اگر آپ کو ہمارے قتل پر اصرار ہے

تو اتنا تو بتائیں

آپ ہمیں کیسے ماریں گے

پھانسی پر چڑھا کر

آگ میں جلا کر

کھانے میں زہر سے
یا نیند کی گولیوں سے؟
آپ جیسے چاہیں ہمیں مار سکتے ہیں
دور دور تک کوئی ایسا نہیں
جو ہماری موت کے لیے
آپ پر شک کرے یا آپ کو ذمہ دار ٹھہرائے
سچی بات یہ ہے کہ آپ نے ہمیں اداکاری سے مارا ہے

لیکن یاد رکھیں
ہم اپنے مرنے کے بعد
آپ کے ہاتھوں
اپنے پاور آف اٹارنی کے غیر قانونی استعمال کو روکنے کے لیے
خود کو زندہ ثابت نہیں ہونے دیں گے

اور اگر آپ یہاں موجود نہیں ہیں
تو اپنے دھوکے کو کامیاب گردانتے ہوئے
یہ نہ سمجھیں
کہ ہمیں معلوم نہیں ہے
کہ آپ نے ہماری تنہائی میں کی گئی

ایک ایک بات کو سننے کے لیے
ایک پوشیدہ اور پیچیدہ نظام قائم کیا ہوا ہے

میں، خیر النساء اور ایک پچھل پیری

جب میں خیر النسا پر نظم لکھنا چاہتی ہوں
ایک پچھل پیری کی نفرت مجھے اپاہج کرتی ہے
ایک پچھلی پیری کی نفرت نے مجھے
ساری دنیا میں
عورتوں سے نفرت کے لیے بدنام کر دیا
اور خیر النسا کو اس کے عظیم ترین غم کے موقعے پر
مجھ سے دور کر دیا

ایک پچھل پیری جو عورتوں سے نفرت کرتی ہے
اور ایک مرد کے گھر سے
بیسیوں ذلتیں اٹھا کر نکلنے کے بعد بھی
اس کے نام کو اپنی عزت سمجھتی ہے

اپنی بیٹی کو وہ سکھاتی ہے
جس سے میں نفرت کرتی ہوں

یہ پچھل پیری
اپنی بیٹی کو وہ مجبوری سمجھتی ہے
جس کی خاطر
اس کے باپ کا نام
اپنے نام کے ساتھ قائم رکھنے کے لیے
وہ اپنی عزت کو ملتوی کرتی رہتی ہے

یہ پچھل پیری اپنی بیٹی کے لیے
بہت سا جہیز جمع کرے گی
جبکہ خیر النسا
ایک کچی آبادی میں
مون سون کی پہلی بارش میں
گھر کی چھت کے ساتھ
بجلی کے تار گر جانے پر
اپنی بیٹی کی موت کے غم سے تقریباً مردہ ہے

کیا کبھی یہ معجزہ ہو گا
کہ مون سون کی پہلی بارش میں
اپنی بیٹی کے لیے کفن کے پیسے جمع کرتی
بدنصیب خیر النسا بالکل پاگل ہو جائے
اور پکوڑے تلتی
پچھل پیری کے چنگل سے
اس کی بیٹی کو اپنی بیٹی سمجھ کر
سیدھے قدموں سے
بھگا کر لے جائے

ایک اچھی نظم کیا کر سکتی ہے

ایک اچھی نظم کسی سے بدلہ نہیں لے سکتی
ایک اچھی نظم کتنی بھی ظالم اور حقیقت پسند ہو
بالآخر مہربان ہو ہی جاتی ہے

ایک اچھی نظم
ایک شیطان دل کی طرح ہونے کی کوشش کرتے کرتے
ناکام ہو کر
ایک رازوں سے بھرے اچھے دل کی طرح ہو جاتی ہے

ایک اچھی نظم
بار بار ارادہ کرتی ہے
کہ فون اٹھا کر یا باہر نکل کر

وہ سب مغلظات زبان سے نکال دے
جن کو نکال کر
خون کا ابال کچھ کم ہو جائے
مگر تھک ہار کر
انتقام کو کسی مناسب وقت کے لیے ملتوی کر کے
سر پکڑ کر بستر میں گر جاتی ہے

ایک اچھی نظم کو بہت زیادہ غصہ دلایا جائے
تو اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں
ایک اچھی نظم نازک ہوتی ہے
اور ایک اچھے دل کی طرح اس پر
حقیقت کا بوجھ
قابلِ برداشت حد تک ڈالا جا سکتا ہے

ایک اچھی نظم ظالم لوگوں سے
جو اپنی سخت دلی کے باعث
اس کی ہر اچھی بات کو
غلط معنی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں
دور ہی رہنا پسند کرتی ہے

سچی بات یہ ہے
کہ ایک اچھی نظم
کسی ایک فرد کی برائی نہیں کرتی
بلکہ ہر چیز کو اس کے مقام پر
اس کے نقطۂ نظر سے دیکھنے کی کوشش میں
مشکلیں اٹھاتی ہے

ایک اچھی نظم
ان لوگوں سے جنھیں وہ اپنا سمجھے
چھوٹا موٹا جھگڑا کر کے
اپنی شکایت ان تک پہنچا سکتی ہے

بعض اچھے لوگ
ایک اچھی نظم کے دل میں چھپے راز کو سمجھ لیتے ہیں

بعض دوسرے اچھے لوگ
ایک اچھی نظم کے ساتھ
باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ ہمیشہ رہتے ہیں

اور بعض اچھے لوگ
جنھوں نے اسے کبھی نہیں دیکھا
جب بھی اسے دیکھیں گے
اس کے ملکوتی حسن کے اثر سے
شادمان رہیں گے

اور وہ جو اس سے دشمنی رکھتے ہیں
اس کے روز افزوں حسن اور طاقت سے
مغلوب ہو کر
معدوم ہوتے جائیں گے

تخیل کے لیے مرغن غذا کے محتاج بھکاری

مشہورِ زمانہ ناشاد صدیقی کا اصل نام کچھ اور ہے
اور تخلص بھی کچھ اور
مگر میں اور تم
پہلی اور آخری بار
اسے اسی نام سے یاد کریں گے

بیمار ناشاد صدیقی کو دل کے کتنے دورے پڑے ہیں
اس نے شاید تمھیں اپنا ہمدرد جان کر بتا دیا تھا
ناشاد صدیقی کے کمزور دل کی دھڑکن
کوئی بھی عورت آسانی سے روک سکتی ہے
جیسے کہ ایک غیر ملکی کہانی میں
اپنی نسبتاً جوان بیوی کے جسم کے جنون میں مبتلا

ایک بوڑھے ادیب کو
اس کی بیوی نے اپنے کپڑے اتار کر مار دیا تھا

بوڑھے ناشاد صدیقی نے
عمرے سے لوٹ کر تم سے یہ کہا
''ہمیں اچھی طرح ملنا چاہیے
ابھی تو انگلی چھونے کی بھی نوبت نہیں آئی''
حالانکہ وہ یہ بھی کہہ سکتا تھا
''مجھے تم سے باتیں کرنا اچھا لگتا ہے
کیونکہ میری سب سے چھوٹی بیٹی
اب زیادہ بڑی ہو کر
مجھ سے دور ہو گئی ہے''

کمزور ناشاد صدیقی
مشاعرے میں نماز کے وقفے کے دوران
نماز پڑھنے نہیں گیا
شاید وہ بڑھاپے کی کھانسی سے
اپنے کپڑے ناپاک کر چکا ہو

تخیل کے لیے مرغن غذا کے محتاج بھکاری
ناشاد صدیقی نے
اشتہارات لکھتے ہوئے
اکثر تمھیں گھورا ہوگا
تمھیں اس کا احساس نہیں ہو سکا
کیونکہ تم کوئی ماڈل نہیں تھیں

لاغر ناشاد صدیقی کو
اپنے غصے میں
دھکا دے کر مت گرا دینا
اس کے ساتھ
اس جیسوں کی ایک بڑی فوج
لڑھک پڑے گی

رومان سے آراستہ اُن کی دنیائیں

وہ ہندستانی فلموں کی شوقین ہیں
بہت زیادہ رومانی ہندستانی فلموں کی
جیسے کہ
''میں نے پیار کیا''
''ہم ہیں راہی پیار کے''
یا ''دل تو پاگل ہے''

وہ شادی کے متوقع امیدواروں کے خاندانوں کے سامنے
اپنی ڈھلتی نوجوانی کے باعث
پریشان والدین کے اصرار پر
تھوڑا بہت بن سنور کر
خود کو پیش کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہیں

اور ایسے موقعوں پر
شرم یا شرمندگی کے باعث
نظریں نہیں اٹھاتیں

اور امیر زادے سلمان خان کے
غریب بھاگیشری کی خاطر
اپنے خاندان سے بغاوت اور ترکِ تعلق کے لیے مجبور ہو جانے پر
اس کے امیر باپ کی بے رحمی کو برا بھلا کہتے
آنسو بہاتی ہیں

وہ اپنی محنت سے
اور فلموں کی قربانی دے کر تیار کردہ کھانوں پر
تنقید سنتے ہوئے
خاموش رہتی ہیں
بلکہ اپنے آپ کو ہی موردِ الزام ٹھہراتی ہیں

اور گھر سے بھاگی ہوئی جوہی چاؤلہ کو
محبت اور عزت سے پناہ دے کر
اس کے خلوص اور سگھڑاپے کو تسلیم کرتے ہوئے

اس سے عشق کرنے والے
عامر خان پر خود بھی عاشق ہو جاتی ہیں

وہ اپنے شوہروں کے ساتھ کئی کئی ماہ ہمبستر نہیں ہوتیں
اور اس سے بھی زیادہ عرصے سے جاری
اپنی ایک بوسے سے محرومی
ختم کرنے کی جرأت نہیں کرتیں

اور ''نہیں نہیں'' کرتی مادھوری دِکشت سے
زبردستی عشق جاری رکھنے پر
اور بالآخر سب کے سامنے اس کا بوسہ لے لینے پر
شاہ رخ خان کو خراجِ تحسین پیش کرنے میں
پیش پیش رہتی ہیں

وہ حد درجہ رومانی ہندستانی فلمیں دیکھنے کے بعد انھیں بھولتی نہیں
اور ان کی کہانیاں
کہیں بھی اور کبھی بھی دہرا سکتی ہیں

اور بھول جاتی ہیں

لوٹ جانے والے شادی کے امیدواروں کی شکلیں
اپنے اوپر لوگوں کے تنقیدی الفاظ
اور بوسوں سے محروم گزرتے دنوں کی تعداد

شاعری اور زندگی

''آپ شاعرہ کیوں بنیں؟
الفاظ اور تخیل کا جادو دکھانے کے لیے؟''

''تم پکڑی جاؤ گی
کیا کسی سے آنکھ مٹکا جاری ہے؟
کیسے لکھتی ہو ایسی عشقیہ باتیں؟
ٹیچر کے ہاتھ لگی یہ کاپی
تو سیدھی پہنچے گی ہیڈ مسٹریس کے پاس
نکال نہ دی جاؤ کہیں اسکول سے''

''آپ شاعرہ کیوں بنیں؟
فنکارانہ لطافتوں سے لبریز گفتگو کے لیے؟''

''اس دوپہر میں، ایسے سناٹے میں
آپ کیسے بیٹھے ہیں؟
آپ کو معلوم نہیں
ہماری یونیورسٹی میں لڑکوں اور لڑکیوں کا ساتھ بیٹھنا منع ہے
نکالیں اپنے شناختی کارڈ
آپ کی رپورٹ بنے گی''

''آپ شاعرہ کیوں بنیں؟
اپنے اطراف تمام بے آوازوں کو آواز بخشنے کے لیے؟''

''پاگل ہوئی ہو
عجیب عجیب لوگوں کے ساتھ نظر آتی ہو
شاعری کرنے کا یہ مطلب کہاں ہے
کہ فقیروں، چماروں کے ساتھ اٹھو بیٹھو
ایک لڑکی ہونے کا بھی احساس نہیں تمھیں،
کون کرے گا تم سے شادی؟
ہم نے تو دیکھا ہے مشاعروں میں شاعرات کو
وہاں کامیاب ہو تو دنیا میں عزت ہے

یوں اپنے خاندان کا نام ملیا میٹ نہ کرو"

"آپ شاعرہ کیوں بنیں؟
جنسی عمل کو کاروباریت اور حیوانیت سے بلند تر کرنے کے لیے؟"

"مجھے معاف کرنا
دفتر میں ایسی بحث چل نکلی
میں بالکل بھول گیا، تمھیں اٹھانا تھا
بینک سے پیسے تو نکال لیے نا تم نے
اور کل کی بات پر میں تمھیں ایک اہم بات بتانا چاہتا ہوں
میرے لیے جنس اور محبت الگ الگ عمل ہیں
یہ میری جسمانی مجبوری ہے
تمھیں اپنا انداز کچھ بدلنا ہوگا
ایسا کرتے ہیں
کچھ بلو فلمیں دیکھتے ہیں"

"آپ شاعرہ کیوں بنیں؟
فرسودہ رواجوں سے بھری ذہنیت اور زندگی سے بچنے کے لیے؟"

''آج کہاں چلیں بن سنور کے دلہن بیگم؟
کیا پھر وہی نوکری ڈھونڈنے کا بہانہ ہے؟
شادی سے پہلے سوچ لیا ہوتا
شوہر کی تنخواہ میں گزارہ ہوگا کہ نہیں
نوکری بھی خوب تفریح کا بہانہ ہے
اور پڑھائی بھی
بستر میں پڑے رہو، لکھنے پڑھنے کے بہانے''

''آپ شاعرہ کیوں بنیں؟
دنیا بھر کے شاعروں کو اپنے اطراف معتبر بنانے کے لیے؟''

''آپ بھی کیا پڑھتی ہیں، کیا لکھتی ہیں... اردو شاعری!
ہم نوجوانوں میں سے زیادہ تر کو اردو آتی بھی نہیں
اور یہ اردو شاعر کیسے ہوتے ہیں
اتنے ہی مضحکہ خیز ناچیسے کہ ٹی وی پر دکھاتے ہیں
'مرزا غالب امریکہ میں'
آیئے ہم آپ کو سنائیں
بہترین شاعری تیز موسیقی کے ساتھ
بون جووی کی، گنز اینڈ اوزر کی، یا پرل جیم کی''

''آپ شاعرہ کیوں بنیں؟
ہم سمجھ گئے
رومانس کا نشہ، علم کی تلاش، آواز کی ہمت، سرور بخش محبت، بغاوت کا جذبہ،
شور کی شکست
یعنی کہ بس اپنی زندگی جینے کے لیے''

''ہاں یہ سب کچھ
یا شاید
زندگی کے چنگل میں پھنس جانے کے لیے''

غیر پاکستانی نوابزادی آمنہ کا خواب

پاکستان چھوڑ دو
تقسیم کرو اور پاکستان چھوڑ دو
اپنے آپ کو تقسیم کرو اور پاکستان چھوڑ دو
اپنے بچوں کو اپنی ذات سے تفریق کرو اور پاکستان چھوڑ دو
اپنا پھاڑا ہوا غیر پاکستانی پاسپورٹ جوڑو
اور پاکستان چھوڑ دو

پیاری بہن آمنہ
ہم تمھارے دامن پر لگے سارے دھبوں کو بھول جائیں گے
ہم تمھیں مجبور نہیں کریں گے
کہ تم اپنے بچوں سے دور ہو کر انھیں خط نہ لکھو
یا دوسروں کو ان کے بچے پالنے میں مدد دو

پیاری بہن آمنہ

چولھا پھٹنے سے آگ میں جل کر

اب تمھاری صورت بدل چکی ہو گی

ہم وعدہ کرتے ہیں

ہم تمھیں پہچاننے کی پوری کوشش کریں گے

اور تم سے کسی کراہیت کا اظہار نہیں کریں گے

پیاری بہن آمنہ

ہمیں معلوم ہے

تمھیں اپنے ہیروئنچی شوہر کی موت کا کوئی غم نہیں

سوائے اس کے کہ اب تم پہلے سے زیادہ

دوسروں کی محتاج ہو

ہم تمھیں اس چہار دیواری میں

کسی کا محتاج نہیں ہونے دیں گے

اور تمھارے اس آبائی گھر میں

تمھیں تمھارا حق دینے کی کوشش کریں گے

پیاری بہن آمنہ

تمھیں وہاں تمھارے مرحوم شوہر کے
ہیرونچی بھائی سے بچانے کے لیے کوئی نہیں آئے گا
اپنے آپ پر
اور اپنے خاندان کی عزت پر
کچھ رحم کرو
اور اپنے جانے پہچانے لوگوں کی پناہ میں واپس چلی آؤ

پیار بہن آمنہ
ہم وعدہ کرتے ہیں
جب تم ہمارے پاس سے
پاگل پن کے دورے میں گھر سے بھاگو گی
ہم تمھاری تلاش میں ضرور جائیں گے
اور تمھارے ساتھ کچھ بھی ہو جائے
تمھیں گھر واپس لے آئیں گے

پیاری بہن آمنہ
تم خوب سمجھتی ہو
تمھارا جلا ہوا چہرہ، معمولی تعلیم، تمھارا پاگل پن
ہر جگہ مشہور ہے

یہاں بھی کسی کی نظر میں تمھاری کوئی افادیت نہیں
خود مختاری کے دروازے تم پر ہر طرف سے بند ہیں
لیکن پھر بھی ہم اپنی محبت سے مجبور ہیں
اپنے بچوں کو ان کی دھرتی ماں کی پناہ میں دے دو
اور پاکستان چھوڑ دو

پیاری بہن آمنہ
اپنی مرحوم بہن کے اس نامے کو
اپنے دل کی آواز سمجھو
اور اپنے خاندانی قبرستان والی اس حویلی میں
میرے پاس چلی آؤ

رومانہ کے خوابوں کا خوبرو شہزادہ

معمولی ملازمت کرنے والی
دلکش رومانہ
ایک بہت خوبرو شہزادے سے ناراض ہے

بہت دنوں سے
رومانہ خوبرو شہزادے کو
سوتے اور جاگتے
خوابوں میں دیکھ رہی تھی

رومانہ نے دیکھا
خوبرو شہزادہ
ایک بھرے ریستوران میں

اس کے بالکل سامنے بیٹھا
بغیر کچھ بولے
نشیلی آنکھوں سے ٹکٹکی باندھے
اسے دیکھ رہا تھا

رومانہ نے دیکھا
خوبرو شہزادہ
گھنے درختوں کے ایک جھنڈ میں
ایک جھولے پر اسے جھولا دیتے ہوئے
گنگنا رہا تھا

رومانہ نے دیکھا
خوبرو شہزادہ
ایک ساحل پر
اس کی طرف پانی اچھالتے ہوئے
ہنس رہا تھا

رومانہ نے دیکھا
خوبرو شہزادہ

اس کی بند پلکوں پر جھکے ہوئے
سرگوشیوں میں کچھ کہہ رہا تھا
جسے سنتے ہوئے وہ ایک نشے سے مدہوش ہو رہی تھی

رومانہ نے دیکھا
خوبرو شہزادہ
اس کے کپکپاتے ہاتھوں کی پوروں کو
ایک ایک کر کے چوم رہا تھا

رومانہ نے ہر روز ایک نیا خواب دیکھا

رومانہ اب خوبرو شہزادے سے ناراض ہے
خوبرو شہزادے نے
بالکل اچانک
پیچھے سے آ کر
رومانہ کی چھاتیوں کو پکڑ لیا تھا

اگر رومانہ کا خوبرو شہزادہ
کئی دنوں سے

ملازمت چھوڑ کر

بستر میں پڑی

آنسو بہاتی

دلکش رومانہ سے

معافی مانگ لیتا

توشاید وہ اسے معاف کر دیتی

غیر ضروری چیز

آپ کچھ غائب دماغ ہو رہے ہیں
اپنی قیمتی چیزیں اِدھر اُدھر بھول رہے ہیں

سونے کی ٹائی پن
نیا بنا ہوا پڑھنے کا چشمہ
درآمد شدہ پائپ
اور اپنی بیگم کے دہکتے پستان

اِدھر اُدھر پڑی
ضرورت کی چیزیں
وقت پڑنے پر ڈھونڈنے کے لیے
ایماندار خدمتگاروں کی خدمات حاصل کریں

بیگم کے پستانوں کے بارے میں
آپ کہہ سکتے ہیں
فی الحال آپ کو
ان کی کمر سے اوپر کسی چیز کی
کوئی خاص حاجت نہیں

سلطانہ کا غیر محفوظ سرکس

بارنم اینڈ بیلی کی غیر موجودگی میں
سلطانہ کا سرکس خوب جما ہے
سلطانہ کے جانور اور بازیگر خوب سدھے ہیں

سلطانہ نے اپنے کتوں سے کہا
آگ لگے دائرے کے بیچ سے کود کر دکھاؤ
سلطانہ نے اپنے ہاتھیوں سے کہا
ایک اسٹول پر چاروں ٹانگیں رکھ کر کھڑے ہو جاؤ
سلطانہ نے اپنے شیروں سے کہا
دو ٹانگوں پر ناچ کر دکھاؤ

سلطانہ کے بازیگر

گیندوں سے کرتب دکھاتے ہیں
رسیوں پر چلتے ہیں
ٹریپیز پر جھولتے ہیں
ایک پہیے کی سائیکل چلاتے ہیں
اور ایک دوسرے کے کاندھوں پر سوار
طرح طرح کی اشکال بناتے ہیں

سلطانہ کے مسخرے سب کو ہنساتے ہیں

نقل کی ماہر کامیاب سلطانہ
اب کوئی سڑک پر ناچنے والی
اور ڈگڈگی کی دھن پر ایک بندر کو نچانے والی
مدارن نہیں

سلطانہ اب لوگوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کو
محظوظ کرنے میں مصروف رہتی ہے
اور نہیں جانتی
اس خانہ بدوش غریب مدارن کو
جو چوری چھپے اس کے سرکس میں روز آتی ہے

اوراس کے ساتھ ساتھ اپنی جگہ بدلتی ہے

نقل کی ماہر
ناکام مدارن
انتظار میں ہے
وہ سلطانہ کے کمزور پڑتے ہی
اس کے جے جمائے سرکس پر قبضہ کرے گی
اگر بارنم اینڈ بیلی نے
اپنی آمد سے
پہلے ہی اسے تباہ نہ کردیا

دل کس کا ہو گا؟

نعمان کا بو کے کارڈ
نسرین کے لیے
''ہزار بار معذرت!
ملنے کی اجازت''

نعمان کا ڈنر
نوشین کے لیے
ہلکی ہلکی موسیقی اور رقص کے ساتھ

نعمان کی انگوٹھی
نوین کے لیے
این اور این کے حروف سے آراستہ

نعمان کی باتیں
نسرین کے لیے
اوسط درجے کے ایک ڈرائنگ روم کی تنہائی میں

نعمان کی باتیں
نوشین کے لیے
تھری اسٹار ریستوران میں، شور سے بے پروا

نعمان کی باتیں
نوین کے لیے
ساحلِ سمندر پر پانیوں کے نمک میں ڈوبی

نعمان کا دل
اپنی تینوں ہم جماعت لڑکیوں میں بٹا ہوا نہیں
یہ اس کا ہے
جو اسے ٹھکرانے میں پہل کر سکے

ڈوبتے ہوئے دلوں کا سبب

اچھا تو آج پھر آپ کا کمزور دل ڈوب رہا ہے
دل پر ہاتھ رکھیں
ذہن پر زور دیں
سائیکیاٹرسٹ کو یاد کرنے سے پہلے
دل کے ڈوبنے کی ٹھیک وجہ جاننے کی کوشش کریں

آج کیا ہوا ہے
کیا رات آپ کے بدن میں جمی ٹھنڈک کسی نے چھو لی ہے
یا جلدی میں پکا سالن بیشتر دنوں کی طرح آج بھی جلا ہے
یا صبح کلاس میں آپ کی غیر حاضر دماغی پر سیٹیاں بجی ہیں
یا پھر ویگن میں کوئی اجنبی آپ کے بدن کی خاص جگہ پر ہاتھ مار گیا ہے
یا آپ نے نوجوان بیٹوں کی جیبوں سے قابل اعتراض اشیا نکالی ہیں

یا آپ کو زبان سے کوئی سخت یا بے محل بات نکل جانے کی بے چینی لاحق ہے

یا پھر اخبار میں خبر چھپی ہے
ایک قتلِ عام کی
یا گینگ ریپ کی
یا معصوم لوگوں کے غیر قانونی طور پر
پولیس کی حراست میں پائے جانے کی

یا شاید آپ نے محض کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہے
دس منزلہ عمارت سے نیچے گرنے کا
ایک آگ لگی جھونپڑی میں پھنس جانے کا
یا ایک پیچھا کرتی بلا سے بھاگتے ہوئے بالآخر گر جانے کا

سائیکیاٹرسٹ کو دل کے ڈوبنے کا ٹھیک سبب ضرور بتائیں
اور ایسا ممکن نہ ہو سکے
تو آسان کام کریں
تیلی گلی سے فرار حاصل کریں
ساری باتوں کو اک نظم میں لکھ کر ایسے خوش ہو جائیں
جیسے کہ یہ سب پھر نہیں ہو گا

بالکل آپ کی طرح

وہ ہنسی
اور بھری محفل میں کہا
کہ میں بالکل آپ کی طرح ہوں
سب نے قہقہہ لگایا
اور بیک آواز کہا
ہاں، کچھ ایسا ہی لگتا ہے

سب نے ایسا کہا
کیونکہ سب کو پتہ ہے
ساری دنیا میں مجھے سب سے زیادہ نفرت
آپ ہی سے ہے

میری نظر میں آپ بدہیئت ہیں

بدصورت ہیں

بدمزاج ہیں

آپ کا اندازِ گفتگو ناقابلِ برداشت ہے

آپ نے کبھی اسکول نہیں دیکھا

کوئی ہنر نہیں سیکھا

آپ نے اس زندگی میں ایک ہی بات سیکھی

کس طرح لوگوں کو بے وقوف بنا کے

یا ظلم وستم ڈھا کے

اپنا مطلب نکال لیا جائے

میرے خیال میں

آپ نے کسی سے محبت نہیں کی

نہ اپنے خاندان سے

نہ اپنے شوہر سے

نہ اپنی اولاد سے

اور نہ ہی مجھ سے

میرے بس میں ہوتو میں آپ کو
ایک دُم ہلاتی کتیا بنادوں
یا بندر یا بنا کر
ڈگڈگی پر نچاؤں
یا مکھی بناؤں
اور اپنے جوتے کے تلے سے مسل دوں

یا اتنی دور چلی جاؤں
جہاں آپ اور وہ
مجھے ایک کتیا، ایک بندر یا اور ایک مکھی بنا کر
مار نہ سکیں

تم کبھی ہماری نہیں ہو سکتیں

پیارے دیور بھیا سے کیسا شرمانا
کیا ہوا جو وہ تم سے دس سال بڑے ہیں
رشتے میں چھوٹے ہیں
پیار سے ان کا نام لو
اور سب کی طرح ہنسی مذاق میں ان کے ساتھ حصہ لو

پیارے دیور بھیا کے لیے
چائے لے کے جاؤ
ان کی پسند کا کھانا بناؤ
اور لمبے سفر پر ان کی روانگی سے پہلے
ان کے بازو پر امام ضامن باندھنا ہرگز نہ بھولو
ورنہ وہ ان کی کہی ہوئی بات

کہ تم کبھی ہماری نہیں ہو سکتیں
صحیح ثابت نہ ہو جائے

پیارے دیور بھیا کو یقین دلاؤ
اپنی اچھائی کا
اور اس بات کا
کہ تم ان کے پاگل بھائی کو
کبھی ان کا بوجھ نہیں بننے دو گی
اور یہ نہ سوچو گی
کہ خاندانی ورثے میں ایک پاگل کا بھی حصہ ہو سکتا ہے

پیارے دیور بھیا کی نیکی مشہور ہے
اور فیاضی بھی
تم نے بھی کچھ کچھ اس کا مزہ چکھا ہے
ابھی وہ ذرا اپنا نیا مکان بنا لیں
پھر غور کریں گے
تمھیں جائیداد سے مکان کا کرایہ دیا جائے یا نہیں

پیارے دیور بھیا کو خاص شکایت ہے

تمھارے ابھی تک گھنے سیاہ بالوں سے
مضبوط دانتوں سے
سیدھی کمر سے
تم پہلے ان سے محروم ہو کر دکھاؤ
تو پھر شاید وہ تم پر کچھ مہربان ہوں

پیارے دیور بھیا کے سامنے
ماتھے پر شکنیں ڈالے اس طرح پھرنا
انھیں جلائے گا
ناراض کرے گا
یہ بات یاد رکھو
پاگل بھائی سے اس کے حصے کی جائیداد کا
مختار نامہ
پیارے دیور بھیا پہلے ہی وصول کر چکے ہیں

پیارے دیور بھیا پر چیخنے چلانے سے
کچھ حاصل نہیں
پیارے دیور بھیا
اب دیور بھیا نہیں رہے

اور اب بھی وہی کہتے ہیں
جو پہلے کہتے تھے
تم کبھی ہماری نہیں ہو سکتیں

فوراً ہی مر جانا

وہ ایک بہت حسین شوہر کے ساتھ
ساری زندگی آخر کیوں رہے

ایک بہت دلچسپ شوہر نے
شادی کی پہلی رات
اپنے ہلکے پھلکے معاشقوں کا تذکرہ
مزے لے لے کر کیا

بہت مقبول شوہر نے
رات رات بھر ہوٹلوں میں
گہرے اور عزیز دوستوں کے ساتھ
خوش گپیاں کرنے کا معمول

ہمیشہ جاری رکھا

بہت تیز رفتار شوہر نے
ایک لمبے سفر کا منصوبہ بنایا
اور اس پر ہنستے ہوئے
سب کے سامنے کہا
کہ اس جیسی سست رو کے ساتھ کوئی نہیں چل سکتا

بہت دانشور شوہر نے
بچوں کی تعلیم کے معمولی کام میں
اس کے پاگل پن کو کبھی نہیں سراہا

ایک معمولی بوڑھی عورت
بہت بلند آواز شوہر کے ساتھ
ساری عمر رہ لیتی
اگر بیوی کے مکان سے
پہلی ہی دفعہ
نکالے جانے پر
وہ فوراً نہ مر جاتا

گڑیں، پریاں، شہزادیاں

ایک ننھی منی گڑیا ناراض ہوتی ہے
جب میں اسے ننھی منی گڑیا کہہ کر بلاتی ہوں

ایک اچھی پری شرمندہ ہوتی ہے
جب میں بے دھیانی میں
سب کے سامنے
اسے اچھی پری کہہ بیٹھتی ہوں

ایک چھوٹی سی شہزادی غصہ کرتی ہے
جب میں اس کی بار بار دی ہوئی ہدایت
بھول جاتی ہوں
اور اس کے گلے میں بانہیں ڈال کر

پھر کہتی ہوں
میری چھوٹی سی شہزادی

ہمارے ننھے بیٹے
بیٹیوں کے برعکس
پسند نہیں کرتے
جنس کی تبدیلی
اور ماؤں سے کہلانا
ننھی منی گڑیا
ایک اچھی پری
چھوٹی سی شہزادی

چھپنے لگتے ہیں میرے ستارے

اک بہت گندے گھر میں
بہت زیادہ خوش باش
بہت سارے لوگ
مل کر کھاتے ہیں
بہت ساری ڈشیں

بہت زیادہ خوش باش
بہت سارے لوگ
بھڑ کیلے کپڑے پہنے
لد کر جاتے ہیں
ایک دوسرے کے اوپر
چھوٹی کاروں میں

ساحل کی ہوا کھانے

بہت زیادہ خوش باش
بہت سارے لوگ
بہت تیزی سے
وہ کام کرتے ہیں
جو ان سے کہا جائے
جیسے کہ سگریٹ لانا
جوتے اٹھا دینا
یا کپڑے تہہ کرنا

بہت زیادہ خوش باش
بہت سارے لوگ
بہت سارا وقت فارغ ہوتے ہیں
اور جڑ کر بیٹھے ہوئے
دیکھا کرتے ہیں
بہت ساری فلمیں
اور بحث کرتے ہیں
اداکاروں کی درجہ بندی پر

بہت زیادہ خوش باش
بہت سارے لوگ
بہت اچانک
ہنگامے کے ساتھ
داخل ہوتے ہیں
میری چوکھٹ سے
اور پھیل جاتے ہیں
پوشیدہ کونوں تک

اور چھپنے لگتے ہیں
میری دنیا کے
بہت زیادہ تنہا
بہت زیادہ مصروف
بہت غمزدہ، بہت ناکارہ
اور بہت جھنجھلائے
بہت تھوڑے لوگ
میرے ستارے

آپ کی شناخت

اپنی نگاہیں اپنی پلیٹ پر رکھیے
اور اپنے کانٹے پر
اور اپنی چھری پر

آپ کی شناخت
اس مچھلی سے نہیں
جو آپ کے ہاتھ نہیں آئی
نہ اس مچھلی سے
جسے آپ نے خود چھوڑ دیا

آپ کی شناخت
صرف اس سے ہے

جو آپ کے پاس ہے
آپ کی پلیٹ کی کانٹوں بھری مچھلی

پیار بھری دعائیں

تم کہیں نہ جاؤ
میرے پاس رہو
میری آنکھوں کے سامنے
میرے دوستوں کے پاس
اور ہم سے سیکھو پیار بھری باتیں
اور جواباً کرو پیار بھری باتیں

تم کہیں بھی جاؤ
یرے دشمنوں کے پاس نہیں جاؤ
ن سے مت سیکھو
منی کی باتیں
بری موت کی گھاتیں

تم کہیں بھی جاؤ
رات کو آ جاؤ
آدھی رات کو
پھر چاہے بند ہو جاؤ
اکیلے کمرے میں
بغیر جھری کے بند کمرے میں

تم کہیں بھی جاؤ
بس زندہ رہ جاؤ
میرے دشمنوں سے لے لو
زندہ رہنے کا ایک آسان نسخہ
چاہے اس کے ساتھ ملے
میری موت کی اک واضح ترکیب

تم میرے پاس آ جاؤ

ایسا ہو سکتا ہو
کہ ایک متوازن ترازو کے ایک پلڑے سے
میں کچھ وزن ہٹا لوں
اور پلڑا اوپر نہ اٹھے

ایسا ہو سکتا ہو
کہ ایک گہری جھیل کے کنارے
میں پانی میں اپنے عکس کے ساتھ
ایک زمانہ بتاؤں
اور پھول نہ بنوں

ایسا ہو سکتا ہو

کہ ایک جان لیوا بیماری کے ساتھ
لمبے سفر کے آخری مراحل میں
میں اس کے لیے ایک نظم لکھوں
اور وہ مجھے اس دنیا کے لیے چھوڑ جائے

ایسا ہو سکتا ہو
کہ میں اسی طرح
جیسا کہ ایک ہمیشہ موجود تصور میں ہوتا ہے
اپنے ہاتھ کا گولیوں سے بھرا پستول
اپنی کنپٹی تک لے جا کر
استعمال کروں
اور زندہ رہ جاؤں

یا ایسا ہو سکتا ہو
کہ ایک حسین صبح
تم میرے پاس آ جاؤ
اور پھر کبھی دور نہ جاؤ

فاخرہ کی کمزوریاں

فاخرہ اگر خوبصورت ہوتی
تو اس کا باپ اس کی حفاظت کے لیے
اس کے قریب رہنا ضروری سمجھتا
اور اپنے آبا کی طرح چرواہا ہی رہتا
دور دراز سرزمینوں کی خاک نہ چھانتا
اور اس کے لیے جواہرات کی تلاش میں
غاروں میں نہ بھٹکتا پھرتا

فاخرہ اگر سلیقہ مند ہوتی
اور اپنی ماں کی اچھی تیمارداری کر کے اسے بچا لیتی تو اس کا باپ
اپنی آنے والی نسلوں کے لیے
بہت سی شادیوں

اور کنیزوں سے بھرے حرم کی روایت نہ ڈالتا

فاخرہ اگر خوش مزاج ہوتی
تو اس کا شوہر
ہزاروں سروں کو تہہ تیغ کر کے
سینکڑوں جنگوں میں فاتح نہ قرار پاتا
اور اپنی زندگی بے شمار قبیلوں اور بے شمار لوگوں کے
مسائل حل کرنے میں ضائع نہ کرتا

فاخرہ اگر عقلمند ہوتی
تو اپنا بیٹا بھی صحیح الدماغ اٹھاتی
اور وہ اپنی برادری کے دوسرے لوگوں کی طرح
اونٹوں کی دیکھ بھال کرتا
قسمت پر شاکر رہتا
اور خود کو بادشاہ گردانتے ہوئے
صحرا میں رقص کرتے بھوکا پیاسا نہ مرتا

فاخرہ اگر تعلیم یافتہ ہوتی
تو سنی سنائی باتوں کو جمع کر کے

عورتوں کی اخلاقیات کی کتاب بنانے پر اکتفا نہ کرتی
وہ دور دراز ملکوں کے راستے
اور محنتی عورتوں کی کہانیاں
صحیح صحیح بیان کر دیتی
اور نخلستان کی تلاش میں جگہ جگہ بھٹکتی
خانہ بدوش عورتوں کو پانی بنانے کا طریقہ سکھا دیتی

فاخرہ اگر موجودہ دور میں پیدا ہوئی ہوتی
تو ایک نئے مذہب
یا کم از کم عورتوں کی کسی نئی تنظیم کی بنیاد رکھ دیتی
یا جنگوں میں عورتوں کی عصمت دری کو
ہتھیار کے طور پر
استعمال کرنے کے خلاف ہونے والی
کسی جنگ میں شریک ہو کر
کوئی نہ کوئی تمغہ ضرور حاصل کرتی

تنویر انجم ۱۹۷۰ء کی دہائی میں نمایاں ہونے والی نثری نظم کی شاعرات میں سے ایک ہیں۔ ان کی نظموں کے تین مجموعے ''ان دیکھی لہریں'' (۱۹۸۲ء)، ''سفر اور قید میں نظمیں'' (۱۹۹۲) اور ''طوفانی بارشوں میں رقصاں ستارے'' (۱۹۹۷ء) شائع ہو چکے ہیں۔ غزلوں کا ایک مجموعہ ''سرو برگ آرزو'' ۲۰۰۱ء میں شائع ہوا۔ وہ عالمی ادب کی تحریریں انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرتی رہی ہیں جو مختلف رسائل میں شائع ہونے کے علاوہ کتابی شکل میں بھی سامنے آئی ہیں۔ تنویر انجم نے کراچی یونیورسٹی سے انگریزی ادب میں ایم اے کیا۔ لسانیات میں اوکلاہوما اسٹیٹ یونیورسٹی سے ایم اے اور یونیورسٹی آف ٹیکساس آسٹن سے پی ایچ ڈی کی اسناد لیں۔ ۱۹۸۰ء سے تدریس کے شعبے سے وابستہ ہیں۔

Cover painting by Mirjana Gotovac

ISBN 978-969-8380-77-9
Rs. 350